یادِ رفتگاں

محمد اسلم صدیق

شیخ ڈاکٹرعمر بن محمد السُبیّل کا سانحۂ ارتحال

یہ دل فگار خبر نہایت غم و اندوہ کا باعث ہے کہ عالم اسلام کے مایہ ناز عالم، بیت اللہ کے امام اور خطیب فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عمر بن محمد السبیل ،۲/محرم ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۵/مارچ بروز جمعہ ٹریفک حادثہ میں ۴۳ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ہفتہ کے دن، عصر کی نماز کے بعد مسجد ِحرام میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی، ہماری دعا ہے کہ اللہ انہیں آغوشِ رحمت و مغفرت میں لے اور انہیں وسیع جنتیں عطا کرے۔ آمین!

بیسویں صدی ملت ِاسلامیہ کے لئے بڑی افسوسناک ثابت ہوئی اور اس کے جسم و جان پر چرکے لگاتی گزر گئی، اکیسویں صدی کا آغاز بھی اس اعتبار سے کم ہولناک نہیں ہے کہ ایک طرف ’مانند ِآب ارزاں ہوگیا ہے مسلمان کا لہو‘ اور دوسری طرف اسلامی فکر کی معمار اور اسلامی احیا کی تاریخ ساز شخصیات ایک ایک کر کے اُمت ِاسلامیہ کو چھوڑ کر رخصت ہو رہی ہیں۔ کتنی ہی نادرۂ روزگار اور قد آور ہستیاں اس قلیل عرصہ میں عالم آخرت کو سدھار گئیں۔ انہیں ہمہ جہت شخصیات میں سے ایک تابناک ستارہ شیخ ڈاکٹر عمر بن محمد السبیل تھے جو چند روز قبل ایک عالم کو سوگوار چھوڑ کر عرب کی سرزمین میں غروب ہوگئے۔

مولد اور تعلیم تربیت

الشیخ عمر السبیل ۱۳۷۸ھ بمطابق ۱۹۵۸ء کو قصیم کے شہر ’بکیریہ‘ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے علومِ شریعت کی تحصیل میں مشغول ہوگئے۔ ریاض کی مساجد میں قائم دینی حلقوں میں ریاض کے عظیم شیوخ وعلما سے مختلف علوم کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسجد ِحرام کے علما سے کسب ِفیض کیا، اس کے بعد ۱۴۰۲ھ میں جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ سے علومِ شریعہ میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۴۰۶ھ میں ایم اے کیا، جس میں آپ کے مقالہ کا عنوان تھا أحكام اللقيط فى الفقه الإسلامی (فقہ اسلامی میں ’گمشدہ‘ کے احکام)۔ پھر اسی یونیورسٹی سے فقہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور فقہ اور اصولِ فقہ میں مہارت تامہ حاصل کر لی۔ پی ایچ ڈی کے مقالہ کا موضوع تھا:

”كتاب ايضاح الدلائل فى الفرق بين المسائل...... تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ“

شیخ کی عملی زندگی

۱۴۰۲ھ میں شیخ مسندِ تدریس پر متمکن ہوئے اور جامعہ الامام محمد بن سعود کے کلیۃ الشریعہ میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔اس کے بعد ۱۴۰۳ھ میں جامعہ اُمّ القری کے کلیۃ الشریعہ میں منصبِ تدریس پر متمکن ہوئے۔

اس کے بعد ۱۴۰۵ھ میں 'مرکز الدراسات العلیا الاسلامیہ المسائیہ' میں اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے اور پھر اسی سال ہی آپ کو جامعہ اُمّ القری کے کلیة الشریعة والدراسات الاسلامیة کا وکیل بنا دیا گیا اور بعد میں آپ اسی کلیہ کے پرنسپل مقرر کر دیے گئے ۔۱۴۱۳ھ میں شریعہ فیکلٹی کے ڈین نامزد ہوئے، اس کے علاوہ مسجدِ حرام میں امامت وخطابت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

شیخ عمر بن محمد السبیل نے بابِ فہد کے قریب 'رواقِ عثمانی' میں ایک طویل عرصہ گزارا۔آپ نے وہاں مسجدِ حرام میں امامت وخطابت کے ساتھ ساتھ اپنا ایک حلقہ درس بھی قائم کیا۔اس کے علاوہ آپ مسجد حرام کے علمی حلقوں میں بھی لیکچرز دیتے رہے۔آپ عموماً ہفتہ اور اتوار کو عصر کی نماز کے بعد اپنا حلقہ درس قائم کرتے اور امام محمد بن عبدالوہاب کی کتاب قرۃ عیون الموحدین اور امام راغب کی کتاب 'فقہ الهدایہ' کی تشریح میں لیکچر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اور ہزاروں تشنگانِ علم آپ کے سمندرِ علم سے سیراب ہوتے رہے۔اسی طرح شیخ نے اپنی زندگی کا چالیس سالہ عرصہ مسجدِ حرام کے جوار میں درس وتدریس اور امامت وخطابت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے گزارا۔

شیخ کے اساتذہ

آپ نے جامعہ الامام محمد بن سعود سے علومِ شریعہ میں بی اے، پھر ایم اے کیا ۔ اور فقہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ۔اور اس دوران بہت سے اساتذہ سے استفادہ کا شرف حاصل ہوا ۔اس کے بعد جب آپ جامعہ اُمّ القریٰ میں استاد اور مسجدِ حرام کی امامت وخطیب کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے تو بھی آپ نے تحصیل علم کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور برابر حصولِ علم میں مشغول رہے ۔اس دوران آپ نے شیخ حافظ محمد اکبر، جو مسجدِ حرام میں مدرس تھے، سے قرآن حفظ کیا اور ان سے قراءۃِ حفص کی 'اجازۃ' حاصل کی۔ شیخ عبداللہ بن حمید اور سماحۃ الشیخ عبداللہ بن باز سے بھی کسبِ فیض کرتے رہے۔ اس کے علاوہ شیخ عبداللہ بن عدنان سے علم فقہ میں دسترس حاصل کی، جو 'کبار علماء کونسل' کے رکن اور علم فقہ میں مہارتِ تامہ کے حامل تھے۔

© rasoolallah.com

عادات وخصائل

شیخ ایک بلند پایہ عالم، فقیہِ جلیل، محدثِ نبیل، داعیٔ عظیم، عاجزی وانکساری کا اعلیٰ نمونہ، ہر وقت علم کے حریص، حلم وبردباری کے پیکر، شب زندہ دار اور اس کے علاوہ بے شمار خوبیوں اور صفاتِ جلیلہ سے متصف تھے۔ دعوت وتبلیغ کا انداز پرحکمت اور منفرد تھا۔

ذیل میں ہم شیخ کے متعلق چند معاصر علما کے تعریفی کلمات ذکر کرتے ہیں جو شیخ کی زندگی کے بعض گوشوں کو اجاگر کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔ اور اس سے شیخ کے اوصافِ حمیدہ کا اندازہ بھی بخوبی کیا جاسکے گا۔

مسجدِ حرام کے امام اور خطیب، مجلس شوری کے رئیس شیخ صالح بن عبداللہ بن حمید نے آپ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی وفات کو ملتِ اسلامیہ کے لیے ایک حادثہ فاجعہ قرار دیا اور فرمایا:

كان الشيخ عمر السبيل رحمه الله من أهل الفضل والعلم ومن عقلاء الرجال وقد نشأ نشأة صالحة وقد رزقه الله علمًا وفقهًا

''شیخ عمر السبیل رحمہ اللہ علم وفضل کے حامل اور ذہین ترین لوگوں میں سے تھے اور نیکی کے ساتھ ساتھ علم وفقہ کا انہیں وافر حصہ ملا تھا۔''

وہ مزید فرماتے ہیں کہ ''شیخ اپنے طلبا کے محبوبِ نظر، وقت کے سختی سے پابند اور باطنی وظاہری اوصاف سے آراستہ اور استقامت کے پہاڑ تھے۔''

ڈاکٹر ابن حمید فرماتے ہیں کہ

''بلاشبہ الشیخ عمر السبیل کی وفات ملتِ اسلامیہ کے لیے عظیم خسارہ ہے، لیکن دل اللہ کے فیصلہ پر مطمئن ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جو اللہ کو پسند ہے إنا لله وإنا إليه راجعون''

حسن وخلق اور تواضع انکساری

شیخ جہاں ایک بڑے داعی، عظیم مبلغ اور مصلح تھے، وہاں عامل بالکتاب والسنۃ، نیکی سے محبت کرنے والے، برائی سے نفور کرنے والے اور حسن خلق اور عاجزی وانکساری کا اعلیٰ نمونہ بھی تھے۔

مسجدِ حرام کے امام اور خطیب فضیلۃ الشیخ عبد الرحمٰن سدیس نے آپ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''بلاشبہ آج ہم ایک عزیز بھائی، نامور عالم اور عظیم فقیہ سے محروم ہوگئے۔ انہوں نے اپنے علم کو مسجدِ حرام کے منبر کے لیے پیش کر دیا اور بے شمار طلبا آپ کے علم سے سیراب ہوئے۔ مرحوم حسن

© rasailojaraid.com

www.KitaboSunnat.com

اخلاق کا مجسمہ، انتہائی مشفق، خیر سے محبت کرنے والے اور اس کا پرچار کرنے والے تھے۔ آپ کتاب اللہ کے حافظ، عالم اور اس کے احکام پر سختی سے کاربند تھے۔''

خیر و برکت کی علامت

آپ کی وفات پر مسجد ِحرام کے رئیس المؤذّنین شیخ علی ملا نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''الشیخ ڈاکٹر عمر السبیل کی وفات ہمارے لیے ایک عظیم حادثہ سے کم نہیں۔ مرحوم ضبط ِنفس اور تواضع وامانت ودیانت کے پیکر اور خیر وبرکت کی علامت تھے، دعوت وتبلیغ میں حسن خلق آپ کا نمایاں وصف تھا، علوم ِدینیہ کے معلم اور طلباءِ علم سے محبت کرنے والے تھے۔

آپ اپنے والد فضیلۃ الشیخ محمد السبیل (بیت اللہ کے امام اور خطیب) کے ساتھ معہد ِحرم ِشریف میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے اور طلبا کی ایک بڑی تعداد ان کے علم سے مستفید ہوئی۔ اس کے بعد آپ جامعہ اُمّ القری کے کلیۃ الشریعۃ میں مسند ِتدریس پر متمکن ہوئے۔''

دعوت وتبلیغ کا منفرد اُسلوب

شیخ عمر السبیل اپنے دل میں اُمت کے لئے درد اور خیر خواہی کا جذبہ رکھنے والے ایک عظیم مبلغ تھے اور وہ تمام صفات آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں جو ایک داعی کا طرۂ امتیاز ہوتی ہیں۔ چنانچہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد الخریم نائب چیئرمین 'ادارۃ شؤونِ حرمین' نے آپ کی وفات پر گہرے رنج واَلم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''آج ہم ملت اسلامیہ کے ایسے فرزند ِارجمند سے محروم ہوگئے جو اللہ کی اطاعت اور بیت اللہ کے جوار میں پروان چڑھے اور پھر بیت اللہ الحرام کی مسند ِامامت وخطابت پر متمکن ہوئے۔ آپ عفو ودرگزر اور شفقت ومحبت میں اپنی مثال آپ تھے۔ دعوت الی اللہ میں ﴿اُدع إلی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة﴾ کی عمدہ تصویر تھے۔ ہم ان کے خاندان اور والد ِگرامی الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔''

شیخ کی اصابت ِرائے

شیخ کی صفات میں ایک خوبی ان کی 'اصابت ِرائے' تھی۔ چنانچہ الشیخ علی بن مدیش (سابق رکن مجلس شوریٰ) نے آپ کی وفات پر ان جذبات کا اظہار کیا۔

''خطیب وامامِ حرم فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عمر بن محمد السبیلؒ اصحابِ فضل مشائخ میں سے تھے۔ آپ

www.KitaboSunnat.com

اصابتِ رائے کے حامل اور علم وعمل میں یگانۂ روزگار تھے ۔مرحوم فقرا اور مساکین سے شفقت سے پیش آتے ۔فقہی اور شرعی علوم پر مشتمل کتب کے مطالعہ کے بہت شائق تھے ۔اللہ تعالیٰ انہیں اپنی وسیع رحمت سے ڈھانپے اور ان کے اہل وعیال کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مسلمانوں کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔''

افراط وتفریط کے درمیان راہِ اعتدال کے حامل

شیخ عبدالعزیز بن صالح الحمید (چیف جسٹس صوبہ قصیم) نے شیخ کی وفات کو ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک نا قابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ کی وفات ملتِ اسلامیہ کے لیے ایک بڑا خسارہ اور عظیم حادثہ ہے۔علم اور طلبا سے محبت اور کتاب اللہ سے شغف آپ کا امتیازی وصف تھا۔آپ افراط وتفریط کے درمیان مسلکِ اعتدال کے حامل تھے۔آپ نے اپنے والدِ گرامی الشیخ محمد السبیل جو خود بہت بڑے عالم اور ۴۰ سال تک مسجدِ نبوی میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے، ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔

ہم ان کے خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اللہ ان پر رحم فرمائے ۔انہیں وسیع باغوں میں جگہ دے اور ان کے اہل خانہ اور دوست واحباب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔''

علم کی نشانی

ڈاکٹر محمد الخریم نے شیخ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

'' آج ہم مسلمانوں کی ایک عظیم نشانی اور مسجدِ حرام کے امام سے محروم ہو گئے ہیں۔''

قحط الرجال کے جس دور سے آج ہم گزر رہے ہیں، شیخ جیسی نابغہ روزگار ہستی ملتِ اسلامیہ کے لیے بہت بڑا سہارا تھی۔ وہ تو اپنا کام پورا کر کے چلے گئے ،اب ملت کے ذہین وفطین لوگوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ان جیسی قد آور شخصیات کے خلا کو پر کریں۔ اور ضرورت ہے کہ موجودہ اور آئندہ نسلیں ان علما کے خلوص ،تقویٰ ،للّٰہیت ،محنت ومشقت اور علم وکردار کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔اور ملت کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ [عربی ہفت روزہ 'الدعوۃ' ریاض، عدد ۱۸۳۴]

افسوس ناک خبر: قارئین محدث کے لئے یہ خبر بڑے دکھ کا باعث ہوگی کہ فہم قرآن انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب کو ۱۹/ مارچ کی صبح لاہور میں دہشت گردی کی ایک واردات میں شہید کر دیا گیا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل نوازے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

محدث کے آئندہ شمارہ میں ان کی خدمات وشخصیت پر مستقل مضمون شامل اشاعت ہوگا......ان شاء اللہ!

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com